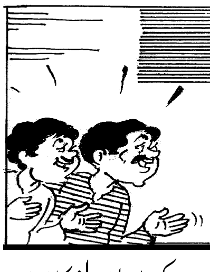

رحم دلی کا صلہ

ڈاکٹر ریحان ثروت
''گلشنِ ریحان'' محلّہ کاغذی، بہار شریف، نالندہ (بہار)

ایک سوداگر کے دولڑکے اپنی قسمت سنوارنے کے لیے دنیا کے سفر پر روانہ ہوئے، لیکن جلد ہی بُری عادتوں کا شکار ہوکر اپنا سب کچھ گنوا بیٹھے اور شرمندگی کی وجہ سے اپنے گھر واپس نہیں آئے۔ تب اُن کا چھوٹا بھائی، جو ایک بونا تھا، اُن کی تلاش میں نکلا اور جب اس کی ملاقات اُن دونوں سے ہوئی تو وہ لوگ یہ سوچ کر اس پر ہنسنے لگے کہ وہ اتنے عقلمند ہونے کے باوجود اس دنیا میں اب تک کچھ نہیں کرسکے تو یہ ٹھگنا سالڑکا اتنی بڑی دنیا میں کیا کرنے چلا ہے۔ بہر حال وہ تینوں کچھ کرنے کا مصمّم ارادہ کرکے ایک ساتھ چل پڑے اور پھر اُن کا گزر چیونٹیوں کے ایک ٹیلہ کے پاس سے ہوا۔ دونوں بڑے بھائیوں نے اُسے ڈھا دینا چاہا تاکہ وہ یہ دیکھ سکیں کہ یہ چیونٹیاں خوف زدہ ہوکر اپنے انڈوں کو لیے ہوئے کس طرح بھاگتی ہیں، مگر بونے نے ان سے کہا: ''ان بے چاری چیونٹیوں کو اپنے کام میں لگے رہنے دو۔ میں تم لوگوں کو انھیں تکلیف پہنچانے نہیں دوں گا۔''

تب وہ لوگ آگے کی طرف چلے اور ایک جھیل کے پاس پہنچے، جس میں بہت سی بطخیں تیر رہی تھیں۔ دونوں بھائیوں نے دو بطخوں کو پکڑنا چاہا تاکہ وہ انھیں بھون کر کھا سکیں، مگر بونے نے کہا: ''اِن بے چاری بطخوں کو تیرنے دو۔ میں تم لوگوں کو انھیں پکڑ کر کھانے نہیں دوں گا۔'' ابھی وہ کچھ ہی دُور گئے تھے کہ انھیں ایک درخت پر شہد کی مکھیوں کا ایک چھتہ نظر آیا۔ جس سے شہد ٹپک کر نیچے گر رہا تھا۔ دونوں بڑے بھائیوں نے شہد حاصل کرنے کے لیے درخت کے نیچے آگ لگا کر شہد کی مکھیوں کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا، لیکن بونے نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے کہا: ''اِن خوبصورت مکھیوں کو اپنا کام کرنے دو۔ میں تم لوگوں کو انھیں جلا کر مارنے نہیں دوں گا۔''

آخر میں وہ تینوں بھائی ایک قلعہ کے نزدیک پہنچے اور جب وہ لوگ اصطبل کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں نے وہاں خوبصورت گھوڑوں کو کھڑا ہوا دیکھا، مگر وہ سبھی گھوڑے سنگ مرمر کے تھے، اور وہاں ایک آدمی بھی نظر نہیں آیا۔ تب وہ لوگ سبھی کمروں سے گزرتے ہوئے ایک دروازہ کے قریب پہنچے، جس میں تین تالے لگے ہوئے تھے، لیکن اس دروازہ کے بیچ میں ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی، جس سے ان لوگوں نے دوسرے کمرہ میں جھانک کر دیکھا جہاں ایک بوڑھا آدمی ایک میز کے پاس بیٹھا تھا۔ ان لوگوں نے اسے دو بار آواز دی، لیکن اس نے نہیں سُنا۔ تیسری بار پکارنے پر وہ ان کے پاس آیا۔

اس نے ان لوگوں سے کچھ نہیں پوچھا بلکہ انھیں اپنے ساتھ لے کر ایک میز کی طرف گیا، جس پر انواع واقسام کے کھانے چُنے ہوئے تھے۔ جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو چکے تو اس بوڑھے آدمی نے ان میں سے ہر ایک کو سونے کے لیے ایک ایک کمرہ دیا۔

دوسری صبح وہ سب سے بڑے بھائی کو سنگ مرمر کی ایک میز کے پاس لے گیا، جس پر تین تختیاں رکھی ہوئی تھیں اور جن میں قلعہ سے جادو کے اثر کو زائل کرنے کی ترکیب

درج تھی۔ پہلی تختی میں لکھا تھا— ''جنگل میں دلدل کے اندر بادشاہ کی بیٹی کے ہزاروں موتی پڑے ہیں۔ سبھی موتیوں کو حاصل کرنا ہے۔ سورج کے غروب ہونے تک ایک ہزار موتیوں میں سے صرف ایک موتی کے بھی نہیں ملنے پر انھیں تلاش کرنے والا شخص سنگ مرمر میں تبدیل ہوجائے گا۔''

چنانچہ سب سے بڑا بھائی روانہ ہوا اور تمام دن موتی تلاش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ شام ہوگئی۔ پھر بھی سبھی اسے موتی نہیں مل سکے۔ جس کے نتیجے میں وہ تختی پر لکھی ہوئی پیش گوئی کے مطابق پتّھر بن گیا۔

دوسرے دن دوسرا بھائی اس مہم کو سر کرنے نکلا، مگر اسے سورج کے غروب ہونے تک ایک موتی بھی نہیں مل

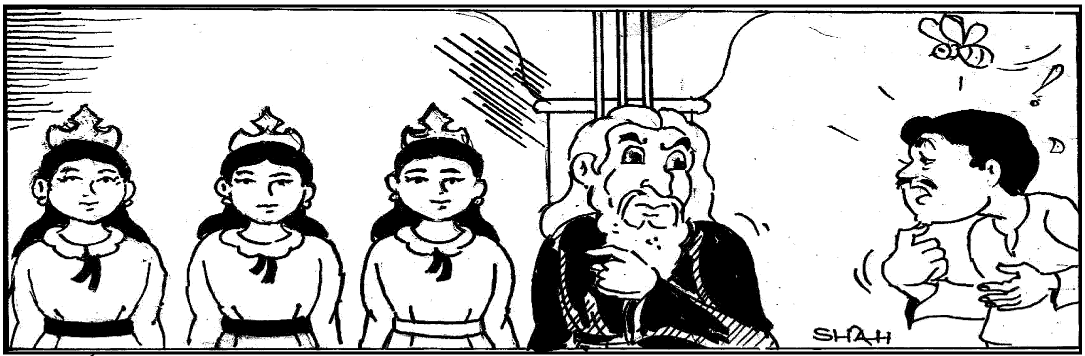

سکا۔ چنانچہ وہ بھی پتھر میں تبدیل ہوگیا۔

آخر میں بونے کی باری آئی اور اس نے جب دلدل پر نگاہ ڈالی تو اُسے اُس میں سے موتی نکالنا بہت مشکل نظر آیا۔ چنانچہ وہ ایک پتھر پر بیٹھ کر سوچنے لگا۔ ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ جن چیونٹیوں کی اس نے جان بچائی تھی ان کا راجہ پانچ ہزار چیونٹیوں کے ساتھ اس کی مدد کو وہاں پہنچ گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان چیونٹیوں نے سبھی موتیوں کو لاکر اس کے سامنے پیش کردیا۔

دوسری تختی میں لکھا تھا— ''شہزادی کے کمرہ کی کنجی جھیل سے نکالنی ہے۔'' اور جب بونا جھیل کے کنارے پہنچا تو اُن دو بطخوں نے، جن کو اس نے اپنے بھائیوں کے ذریعے پکڑنے اور بھون کر کھا جانے سے محفوظ رکھا تھا، غوطہ لگایا اور جلد ہی جھیل کی تہہ سے کنجی نکال لائیں۔

تیسرا کام بے حد مشکل تھا یعنی بادشاہ کی سب سے چھوٹی اور تینوں بیٹیوں میں سب سے پیاری بیٹی کا انتخاب۔ دشواری یہ تھی کہ تینوں شہزادیاں خوبصورت اور ہمشکل تھیں۔ بونے سے یہ کہا گیا کہ ''سب سے بڑی لڑکی نے چینی چکھّی ہے، دوسری نے شربت پیا ہے اور سب سے چھوٹی نے شہد کھایا ہے۔ اسے یہ پتہ لگانا ہے کہ شہد کھانے والی سب سے چھوٹی شہزادی کون ہے۔''

تب ٹھیک اُسی وقت اُن شہد کی مکھیوں کی رانی وہاں پہنچی، جنھیں اس نے زندگی بخشی تھی اور اس رانی مکھی نے تینوں شہزادیوں کے لبوں پر بیٹھ کر شہد کا پتہ لگانا شروع کیا۔ آخر وہ میں اُس شہزادی کے ہونٹ پر جا بیٹھی جس نے شہد کھایا تھا۔ اس طرح بونے کو یہ معلوم ہوگیا کہ سب سے چھوٹی شہزادی کون ہے۔ پھر جادو کا اثر ختم ہوگیا اور وہ دونوں بھائی جو پتھر میں تبدیل ہوگئے تھے، انسان بن گئے۔ تب بونے کی شادی چھوٹی اور سب سے خوبصورت شہزادی سے ہوگئی اور اس کے باپ کے مرنے کے بعد وہ بادشاہ بن گیا۔ اس کے بعد اس کے دونوں بھائیوں کی شادی اُن دونوں شہزادیوں کے ساتھ انجام پا گئی۔ ○○